Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

الفضل

روزنامہ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۹ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ، ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش ، ۱۵ فروری ۱۹۷۲ء	نمبر ۳۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زندہ نبی وُہی ہو سکتا ہے جس کے برکات و فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں

"ان معنوں میں اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وُہ صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"

"دنیا میں صرف دو زندگیاں قابلِ تعریف ہیں (۱) ایک وہ زندگی جو خدا کے حیّ و قیّوم مبدءِ فیض کی زندگی ہے، (۲) دُوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وُہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جس پر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے۔ اور اب بھی دیتا ہے اور یاد رکھو جس میں فیّاضانہ زندگی نہیں وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ اور مَیں اُس خُدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بد ذاتی ہے کہ خُدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پُورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ مَیں نے اُس کی پیروی سے اور اُس کی محبّت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اُوپر اُترتے ہوئے اور دِل کو یقین کے نُور سے پُر ہوتے ہُوئے پایا اور اِس قدر نشانِ غیبی دیکھے کہ جن کے کُھلے کُھلے نُوروں کے ذریعہ سے مَیں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔" (تریاق القلوب صفحہ ۶)

"اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اکثر اکابر نے حیات النبی پر کتابیں لکھی ہیں اور ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایسے زبردست ثبوت ہیں کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے کہ زندہ نبی وُہی ہو سکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہوں۔ اور یہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک کبھی بھی مسلمانوں کو ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر اس نے کوئی آدمی بھیج دیا جو زمانہ کے مناسبِ حال اصلاح کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس صدی پر اُس نے مجھے بھیجا ہے تا کہ مَیں اِس حیات النبیؐ کا ثبوت دُوں۔" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۴ ؍تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۴ ؍تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے پھر بہت ناساز ہے آج صبح سے سر درد کی شکایت بھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی آنیسر حفاظت خاص تین ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ (ریاض احمد چوہدری راولپنڈی)

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق ۲۰ ؍فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں جلسے کئے جائیں۔ امراء اور صدر صاحبان اس کی تیاری شروع کر دیں اور اس اہم پیشگوئی کے شایانِ شان جلسے ہوں۔ رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مخلصین کی قابلِ تقلید مثالیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی عظیم تحریک میں حصہ لینے والے کئی مخلصین نے قابلِ تقلید مثالیں پیش کی ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے اپنے وعدہ کے مطابق سو فیصد ادائیگی کر دی۔ لیکن اس کے بعد وہ ہر ماہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ پچاس روپے ماہوار بھی ادا کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس بزرگ کی صحت و عمر میں برکت دے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی محبت سے محروم کرنے والے اخلاقِ سیئہ

گزشتہ شمارہ میں ہم نے واضح کیا تھا کہ ایک حقیقی مومن کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت کرنے لگے۔ اُس کی اِس خواہش کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کھول کھول کر بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کن صفات والے لوگوں سے محبت کرتا ہے تاکہ مومن وہ صفات اپنے اندر پیدا کر کے محبتِ الٰہی کے اہل بن سکیں۔ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی بھی نشاندہی فرمائی ہے جنہیں وہ ان کی بعض مخصوص بُرائیوں اور اخلاقِ سیئہ کی وجہ سے ہرگز بھی اِس بات کا اہل نہیں سمجھتا کہ وہ ان سے محبت کرے۔ ان لوگوں اور ان کے اخلاقِ سیئہ کی اللہ تعالیٰ نے اِس لئے نشاندہی فرمائی ہے تا مسلمان نہ صرف یہ کہ ان اخلاقِ سیئہ میں ملوّث ہونے سے بچیں بلکہ اُن اخلاقِ حسنہ سے اپنے آپ کو متصف کریں جو ان کی ضد کے طور پر ان کے بالمقابل واقع ہوئے ہیں اور جن سے متصف ہونے پر محبتِ الٰہی کے مورد بننے کی اہلیت ان میں پیدا ہوتی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو محبتِ الٰہی کی اہلیت سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں ایک تو یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا (النحل آیت ۲۳) دوسرے فرمایا کہ وہ یقیناً ظالموں سے محبت نہیں کرتا (شوریٰ آیت ۴۱) تیسرے فرمایا کہ وہ ناشکری کرنے اور کفر کی راہ اختیار کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (آلِ عمران آیت ۳۳)۔ چوتھے فرمایا وہ بے جا طور پر خوش ہونے اور اِترانے والوں سے محبت نہیں کرتا (القصص آیت ۷۷)۔ پانچویں فرمایا وہ خیانت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (انفال آیت ۵۹)۔ چھٹے فرمایا وہ فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (القصص آیت ۷۸)۔ ساتویں فرمایا وہ فحشاء کی اشاعت کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا (نساء آیت ۱۴۹) ان سات اخلاقِ سیئہ کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے بعض ایسی بُرائیوں کا ذکر کیا ہے جو ہر قسم کے اخلاقِ سیئہ پر حاوی ہیں۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ گنہگاروں سے محبت نہیں کرتا (نساء آیت ۱۰۸) نیز اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حد سے گزر جانیوالوں (یعنی حُدود اللہ کو توڑنے والوں) سے محبت نہیں کرتا (بقرہ آیت ۱۹۱)۔ ظاہر ہے کہ گناہوں کا ارتکاب اور حدود اللہ سے یکسر بے اعتنائی وہ جڑ ہے جس سے انسان قسم ہا قسم کی بُرائیوں اور اخلاقِ سیئہ میں ملوّث ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ جو لوگ حدود اللہ کو توڑتے اور گناہوں کا دلیری سے ارتکاب کرتے ہوں اُن سے خدا کیسے محبت کر سکتا ہے۔

پس تکبر، ظلم، ناشکری، بے جا خوشی منانا اور اِترانا، خیانت، فساد، اشاعتِ فحشاء نیز گناہوں کے ارتکاب میں دلیری اور حدود اللہ سے بے اعتنائی ایسی بُرائیاں ہیں کہ جن میں ملوّث ہونے کے نتیجہ میں ایک مسلمان ہرگز اِس بات کا اہل نہیں رہتا کہ خدا تعالیٰ اُس سے محبت کرے۔

قبل ازیں ہم قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ بعض ایسے مثبت اوصاف کا ذکر کر چکے ہیں جن سے متصف انسانوں سے خدا تعالیٰ ضرور محبت کرتا ہے اور وہ اوصاف ہیں تقویٰ، صبر، رجوع الی اللہ، جملہ نیک اعمال کی بجا آوری، کامل پاکیزگی، عدل و انصاف، توکل علی اللہ اور مالی و جانی قربانیوں میں شرکت۔ قرآنِ مجید کی مندرجہ بالا آیات کی رُو سے (جن میں اللہ تعالیٰ نے بعض اخلاقِ سیئہ کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بُرائیوں میں ملوّث لوگوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا) یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا اہل بننے کے لئے اُن اخلاقِ حسنہ کو اپنانا بھی ضروری ہے جو اِن آیات میں بیان کردہ اخلاقِ سیئہ کی ضد کے طور پر ان کے بالمقابل واقع ہوئے ہیں اور وہ ہیں عاجزی و انکساری، صلح و آشتی، رحمدلی، شکرِ باری، خشیتِ الٰہی، وقار و سنجیدگی، امانت و دیانت، اشاعتِ فحشاء سے اجتناب، گناہوں سے بکلی پرہیز، اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور حدود اللہ کا خاص تعہد کے ساتھ احترام۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِن جملہ اوصاف اور اخلاقِ حسنہ سے نہ صرف پُوری طرح متصف تھے بلکہ ان پر عمل پیرا ہونے میں انتہائی نقطۂ عروج پر پہنچے ہوئے تھے اسی لئے آپؐ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب اور پیارے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی محبت سے بہرہ اندوز ہوں تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھی اپنی استعداد کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر کے اِنہیں اوصاف سے اپنے آپ کو بھی متصف کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب آیت ۲۲)

تمہارے لئے اللہ کے رسولؐ میں بہترین نمونہ ہے یعنی تمہیں اُس کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرنی چاہیئے۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اختیار کئے بغیر کوئی مومن بھی اِس اہلیت سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ بھی اُس سے محبت کرے۔ محبتِ الٰہی کا مورد بننے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نتیجہ میں اُن اوصاف اور اخلاقِ حسنہ سے متصف ہونا ضروری ہے جن کا اعلیٰ ترین عملی نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں دکھایا۔ اسی لئے آپؐ کی حیاتِ طیبہ قیامت تک رُوئے زمین کے انسانوں کے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔

سب سے بڑا اعزاز

انسان کا اس دنیا میں سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ اسے اِس رنگ میں محبت الٰہی حاصل ہو جائے کہ وہ خود ہی اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویدار نہ ہو بلکہ اُس میں یہ اہلیت پیدا ہو جائے کہ خدا بھی اُس سے محبت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُن اوصاف اور اخلاقِ حسنہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا ہے جن سے متصف ہونے کے نتیجہ میں اُس کے بندوں میں یہ اہلیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بھی اُن سے محبت کرنے لگتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی احادیثِ مبارکہ میں اِن اوصاف کا خاصی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ ان احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ:۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ (مسلم کتاب الزہد والرقاق)

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اُس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیز گار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

پرہیز گاری، غنائے دل نیز گمنامی اور گوشہ نشینی ایسے اوصاف ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہت پسندیدہ ہیں حتّٰی کہ جو لوگ ان اوصاف کو اپنا لیتے ہیں اور اِن سے حسبِ استعداد پُورے طور پر متصف ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ اُن سے محبت کرنے لگتا ہے اور انہیں اپنے افضال و انعامات اور اعزاز و اکرام سے نوازتا ہے۔ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ خود گمنامی سے نکالتا اور نیک شہرت عطا کرتا ہے۔

نیکی اور بدی کی کسوٹی

ہر چند کہ شریعت میں اخلاق حسنہ اور اخلاقِ سیئہ نیز اچھے اعمال اور بُرے اعمال کو کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے تاہم بسا اوقات عملی زندگی میں جب انسان نیکی اور بدی کی باریک راہوں سے دوچار ہوتا ہے، تو اُس کے لئے نیکی اور بدی میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی اور بدی کی ایک کسوٹی کی نشاندہی فرمائی ہے کہ حلال و حرام سے متعلق شرعی احکام کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اِس کسوٹی کی مدد سے انسان کے لئے نیکی اور بدی میں امتیاز کرنا قطعاً مشکل نہیں رہتا۔ چنانچہ مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے:۔

عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ۔ فَقَالَ: اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ، الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ۔

یعنی حضرت وابصہؓ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نیکی کے متعلق پُوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا اپنے دل سے پُوچھ۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے اضطراب کا موجب بنے اگرچہ لوگ تجھے اِس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

جو شخص اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت چاہتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی اشاعت کرے

مرتبہ۔ یوسف سلیم صاحب شاہد ایم، اے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۷ ر اخاء ۱۳۵۰ ہش (مطابق ۱۷ ر اکتوبر ۱۹۷۱ء) کو انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے جو اختتامی خطاب ارشاد فرمایا تھا۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیات پڑھیں۔

فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ۝
مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَھَّرَۃٍ ۝
بِاَیْدِیْ سَفَرَۃٍ ۝
کِرَامٍ بَرَرَۃٍ ۝
(عبس: ۱۴ تا ۱۷)

اور پھر فرمایا:۔

ہم اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے اپنے فضل سے موجودہ کشمکش کے حالات میں بھی ہمیں یہاں بخیریت جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور نیکی کی باتیں سننے اور دلوں میں یہ عہد کرنے کی توفیق دی کہ ہم ان باتوں پر عمل کریں گے۔

انصار اللہ اور اشاعتِ قرآن کریم

انصار اللہ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کو عام کریں۔ قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

فِیْ صُحُفٍ مُّکَرَّمَۃٍ ۝
مَّرْفُوْعَۃٍ مُّطَھَّرَۃٍ ۝

اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ قرآن کریم کی بڑی شان ہے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی بڑی عزت ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے علم کامل کے چشمے سے نکلا ہے اور اسی کی طرف اس کے تمام نتائج رجوع کرتے ہیں۔

پس قرآن کریم بڑی بلند شان والا ہے۔ یہ پاکیزگی کے چشمے سے نکلا ہے اور انسان کے لئے پاکیزگی کا سرچشمہ بننے والا ہے یہ ایک کامل اور مکمل اور حسین اور خوبصورت اور پاک اور مطہر شریعت ہے جس کے بغیر عقلمند انسان کی حسین اور پیاری زندگی ممکن ہی نہیں۔

پھر فرمایا بایدی سفرۃ۔ کرام بررۃ اور اس میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ اگر تم عزت حاصل کرنا چاہتے ہو اور نیکیوں میں ترقی کرنا چاہتے ہو، تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ قرآن کریم پر تمہارا [illegible] (گراسپ) ہو۔ عبور ہو (بایدی میں اسی طرف اشارہ ہے) اور قرآن کریم کے لکھنے اور پھیلانے میں تم کوشاں رہو۔ کیونکہ اشاعتِ قرآن انسان کو نیک بھی ٹھہراتی ہے اور پاک بھی ٹھہراتی ہے اور باعزت بھی ٹھہراتی ہے۔ جو آدمی قرآن کریم کو چھوڑتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت نہیں پا سکتا۔ اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت پانا چاہتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نیک ٹھہرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے عمل اور اپنے فعل اور اپنے قول سے قرآن کریم کی اشاعت کرنے والا ہو۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے۔ انصار اللہ کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اشاعتِ قرآن کے لئے کوشاں رہیں۔ میں پھر دوبارہ بطور یاد دہانی آج یہ نصیحت اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ جب آپ واپس جائیں اور جہاں بھی آپ ہوں دعائیں کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توفیق پا کر قرآن کریم کی اشاعت کی طرف متوجہ رہیں۔

قرآن کریم کا مخاطب ہر انسان ہے

جیسا کہ خود قرآن کریم نے بتایا ہے قرآن کریم جیسی عظیم کتاب کو مہجور بنانے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ یعنی وہ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگیوں کے مسائل کا حل اس سے تلاش نہیں کرتے اور اس کے سہارے اس کے نور سے اپنی زندگیوں کو روشن کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جہاں بھی آپ کو ایسے لوگ ملیں، آپ ان کو اس طرف متوجہ کریں کہ قرآن کریم کے بغیر تو مسلمان کی کوئی زندگی نہیں ہے۔ ہر اس شخص کو جو اسلام کی طرف منسوب ہوتا ہے اور ہر اس شخص کے لئے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ صاحب شریعت صلعم کا پیار میرے دل میں ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کو پڑھے اور اس کو سمجھے یعنی ترجمہ جانتا ہو اور اس پر غور کرنے کی عادت رکھتا ہو۔ اس کے بغیر تو ایک مسلمان کی زندگی ہی نہیں اور اس کے بغیر جو مسلمان زندہ ہیں، خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی زندگی زندگی ہی نہیں ہے دیکھو ہر انسان کے متعلق اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ ایک حسین زندگی گزارے اور یہ صرف قرآن کریم ہی کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے انعام بھی مقرر کئے ہیں کیونکہ یہ ایک عظیم اور ہمیشہ قائم رہنے والی جدوجہد ہے اور ہر نئی نسل کے ساتھ یہ جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ یہ مجاہدہ کرنا پڑتا ہے اور یہ کوشش کرنی پڑتی ہے کہ ان کے دل میں قرآن کریم کی محبت قائم ہو یہ کوشش ان کے ساتھ بھی کرنی پڑتی ہے جو بڑے ہو گئے ہیں اور جنہوں نے بدقسمتی سے قرآن کریم کی طرف توجہ نہیں کی۔ اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہو گا کہ دنیا میں سارے فتنے اس لئے پیدا ہوئے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو چھوڑ دیا گیا۔ مثلاً عیسائی فتنہ ہے۔ دہریت کا فتنہ ہے۔ شرک کا فتنہ ہے یہ سارے فتنے اسی وجہ سے ہیں۔ قرآن کریم کا مخاطب صرف وہ نہیں جو بعد میں مسلمان بنا۔ قرآن کریم کا مخاطب تو ہر انسان ہے ہر انسان کو خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ وہ اپنی نجات کے لئے قرآن کریم کی شریعت کی طرف لوٹے تاکہ اس کے دل میں میری محبت پیدا ہو اور وہ میری محبت کا وارث بنے۔

قرآن کریم میں ہر فتنہ کا علاج ہے۔

پس دنیا کا ہر فتنہ قرآن کریم کی تعلیم کو چھوڑنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور دنیا کے ہر فتنے اور فساد کا علاج قرآن کریم میں موجود ہے اور اسی کے ذریعہ ہر فتنے کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ اگر میرے اور آپ کے دل میں بنی نوع انسان کی محبت ہے اور ان سے ہمدردی ہے اور ان سے تعلق ہے اور یہ خواہش ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچیں تو پھر میرا اور آپ کا یہ فرض ہے کہ ہم ہر شخص کے پاس ہر ذہن کے پاس، ہر دل کے پاس اور ہر روح کے پاس قرآن کریم کو لے کر جائیں اور اس سے کہیں کہ اس میں تمہاری نجات اور اس میں تمہاری بھلائی اور اس میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔ اس میں تمہارے لئے نور کے سامان ہیں۔ اس میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کے جذب کرنے کے سامان ہیں۔ تم اس کی طرف توجہ کرو۔

(باقی)

مبلغین کے اعزاز میں تقریب

مورخہ ۲۸ رجنوری ۷۲ء [illegible] بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ مقامی (ربوہ) نے ایوان محمود میں ایک تقریب اُن مبلغین اسلام کے اعزاز میں منعقد کی جو ممالک بیرون میں سالہا سال تک فریضہ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لائے تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم خواجہ عبد المومن صاحب نے کی۔ اس کے بعد مبلغین کی خدمت میں سپاسنامہ خاکسار نے پیش کیا جس میں مجاہدین اسلام کے ان کارناموں اور خدمات کو سراہا گیا جو انہوں نے وطن سے دور، جذبۂ شوق سے سرشار اور سود و زیاں کی سوچ سے بلند و بالا ہو کر سرانجام دیں۔ جن مبلغین کرام کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا ان میں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر مشنری انچارج غانا۔ مکرم خان بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن۔ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب امام مسجد لندن۔ مکرم عبد الوہاب آدم صاحب (جو کہ غانا مغربی افریقہ کے رہنے والے ہیں۔ اور مرکز سلسلہ میں سالہا سال تک زیر تعلیم رہے اور شاہد کی ڈگری حاصل کر کے غانا میں تبلیغ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں) مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج غانا شامل ہیں۔

سپاسنامہ کے بعد مکرم عبد الوہاب آدم صاحب نے اردو زبان میں سپاسنامہ کا جواب دیا جس میں آپ نے اس تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا اور مجلس خدام الاحمدیہ کی روز افزوں ترقی کو سراہا۔ اس موقع پر چائے کی دعوت کا اہتمام بھی کیا گیا جس میں ان مبلغین کے علاوہ ناظمین، بعض زعماء، خدام الاحمدیہ بعض علماء سلسلہ اور معززین کو بھی مدعو کیا گیا تھا بعدہٗ چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال مہتمم مقامی نے مبلغین کرام کا دعوت میں شمولیت پر شکریہ ادا کیا اور مجلس کی مساعی کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ بالآخر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے دعا کرائی جس کے بعد تقریب ختم ہوئی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی محمد منشی خانصاحب مرحوم

مکرم عبداللطیف خانصاحب اسسٹنٹ آڈیٹر تحریک جدید ربوہ

میرے والد مکرم محمد منشی خانصاحب ۱۸۹۶ء میں ڈیریانوالہ میں پیدا ہوئے آپ نے پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔

۱۹۱۸ء میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ مکرم مولوی اللہ دتا صاحب آف خانہ مبالوالی تحصیل نارووال نے والد صاحب کو تبلیغ کی کہ امام مہدی قادیان میں ظہور پذیر ہو گئے ہیں۔ میرے والد صاحب نے مکرم مولوی صاحب سے سوال کیا کہ دجال اور گدھا کونسا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ دجال قوم انگریز کو کہتے ہیں اور ریل گاڑی اسی کا گدھا ہے۔ جو کہ بالکل سوکھے پاؤں دریا کو عبور کر جاتا ہے۔ مکرم والد صاحب اہل حدیث اور پکے موحد تھے انہوں نے احوال الآخرت جو حافظ صاحب لکھوکے کی تصنیف تھی۔ یہ شعر پڑھا تھا

گوندے ڈال قدآور ہوسی رنگ سرخ مکاری
گدھا عظیم قدآور رکھے جس تنے کرے اسواری

یعنی دجال کا سرخ رنگ ہوگا اور گھنگھرالے بال ہوں گے۔ گدھا بڑا لمبا ہوگا۔ یہ اشارہ ریل گاڑی کی طرف ہے۔ جب یہ جواب مکرم مولوی صاحب سے مکرم والد صاحب نے سنا تو آپ کی تسلی ہو گئی۔ آپ نے احمدیت قبول کر لی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

صادق کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوف کردگار

اس پر تمام برادری نے یعنی مرد و زن نے بیعت کر لی۔ چنانچہ بیعت کرنے والوں کی تعداد تقریباً ۱۰۰ کے قریب ہو گئی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت حافظ روشن علی صاحب اور مکرم مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری کو ڈیریانوالہ جماعت میں بغرض اصلاح و ارشاد بھیجا چنانچہ اسی سال سیا مرد و زن تقریباً اسی کے قریب پیدل جلسہ سالانہ قادیان پر روانہ ہوئے۔ پہلی رات شکار ماچھیاں میں گذاری تو لوگوں نے ہمارے سے سوال کیا۔ کہ آپ کہاں اتنی سردی میں جا رہے ہیں اور آپ کو کیا ضرورت ہے وہاں جانے کی۔ اس پر مکرم والد صاحب مرحوم نے اس سوال و جواب کو یوں منظوم کیا ہے:۔

سوال۔ بول نی تینوں لوڑ کی ایڈی
سخت مصیبت پینڈے جیہڑی
پوہ مہینے سردی کیہڑی
ایڈی منزل کیوں چلی ایں
مول ایانوں نہ ہلی ہیں

جواب۔ حکم نے سانوں خاص خدا دا
نالے نبی رسول اللہ دا
وعدہ جیں امام مہدی دا
قولاں بدھڑی میں چلی آں
مہدی دے دربار میں چلی آں
نبی محمد ربہ سنا دے
جیہڑا ول محمد مہدی آوے
مومن میری سلام سناوے
اسدے دربار میں چلی آں

۱۹۳۹ء میں والد صاحب مرحوم کو مکرم حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ نے مقامی تبلیغ میں معلمین کی کلاس میں داخل کر لیا اور تھوڑی سی ٹریننگ کے بعد آپ تبلیغ کے میدان میں نکل پڑے چنانچہ نوے سال تک ضلع گورداسپور میں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا بہت سے مناظروں میں حصہ لیا آپ کی آواز بہت بلند اور پرجوش طرز بیان بہت اچھا اور دل کو موہ لینے والا تھا۔ اور مرد و زن میں بہت پسند کی جاتی تھیں۔ آپ نے پنجابی شاعری میں احمدیت اور اسلام کی بہت خدمت کی ہے آپ ۱۹۴۹ء میں چار ماہ تک کشمیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کے مطابق فرقان فورس میں بطور مجاہد کے رہے تبلیغی میدان میں آپ نے سرگودہا لائل پور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ لاہور منٹگمری۔ ملتان۔ ریاست بہاولپور سکھر روڑی۔ نور شاہ۔ ڈیرہ غازیخاں کوئٹہ تک سفر کیا۔ آپ کے ذریعہ متعدد افراد اور خاندانوں نے ہدایت حاصل کی دوران تبلیغ آپ کو چندہ نشر و اشاعت جمع کرنے پر لگایا گیا۔ آپ نے تقریباً تین ہزار روپیہ وصول کر کے دیا۔

آپ موصی تھے آپ کا جنازہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ سے ۵ر جنوری کو اٹھایا گیا اور حضور نے ازراہ شفقت دس بجے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر احباب نے شمولیت فرمائی۔ آپ کو بہشتی مقبرہ میں قطعہ مربیان میں مق م کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر و تحمل سے اپنی رحمتوں سے نوازے آمین

ذخیرہ اندوزی لعنت ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ اندوزی کو انتہائی بھیانک اور ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے آنحضرت نے فرمایا ہے:۔

الجالب مرزوق والمحتکر ملعون

جو شخص غلہ منڈی میں لے آئے تاکہ عوام اپنی ضروریات کو آسانی سے پورا کر سکیں ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی رزق دیا جاتا ہے اور اس کو برکت دی جاتی ہے لیکن اس کے بالمقابل جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے وہ خدا کی رحمت و برکت سے دھتکار دیا جاتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی اور غلہ کو روک لینا تاکہ وہ گراں ہو جائے اور اس سے دولت کمائی جائے۔ بظاہر تجار اور امراء کے لئے فائدہ مند نظر آتی ہے۔ مگر عامۃ الناس کے لئے یہ زہریلا پھل ہے۔ اقتصادی لحاظ سے ملک کی اکثریت تکلیف مالا یطاق میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ تجار اور امراء کے خلاف جذبہ نفرت اور حقارت پیدا ہو جاتی ہے جو معاشرہ میں کئی خرابیوں اور قباحتوں کا باعث ہو جاتا ہے اور اس سے امیر اور غریب طبقہ کے باہمی تعلقات خراب سے خراب ہو جاتے ہیں۔ ملک میں ابتری اور انتشار ہر سو پھیل جاتی ہے۔ اور ایک قسم کا اقتصادی قحط پیدا ہو جاتا ہے بعض سیاستدان اس صورت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت کے خلاف پروپیگنڈا کا باعث بنا لیتے ہیں اور اس کو سیاسی مہنگائی سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ سمگلنگ گرانی رشوت کے جرائم معاشرہ میں جنم لیتے ہیں اور یہ وہ ناسور ہوتا ہے جو بڑھتا ہی جاتا ہے اور بعض اوقات قانون بھی مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ وہ خطرناک غلطی ہے کہ جس سے ملک کا داخلی امن برباد ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

عن معمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من احتکر فھو خاطئ (مسلم)

حضرت معمر سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی نے ذخیرہ اندوزی کی وہ غلطی پر ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا غلطی اور گناہ ہو سکتا ہے کہ اس سے کئی اخلاقی برائیاں جنم پکڑتی ہیں اور ملک کا پسماندہ اور درمیانی طبقہ اقتصادی لحاظ سے تباہ ہو جاتا ہے اور ذہنی لحاظ سے احساس کمتری کا مزید شکار ہو جاتا ہے۔

غلبہ اسلام قربانیوں کا متقاضی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"افراد جماعت اپنے ایمان و اخلاص اور اپنی قربانیوں کے تسلسل کو قائم رکھیں تو ۹۰ برس یا زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ برس تک اسلام دنیا میں غالب آ سکتا ہے۔ فطرتی طور پر ہم یہی چاہتے ہیں کہ اپنی زندگیوں میں غلبۂ اسلام کا دن دیکھ لیں مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور قربانیوں کے تسلسل میں کسی وقت اور کسی مقام پر بھی کمی نہ آنے دیں نہ مقدار میں اور نہ کیفیت میں"۔

موجودہ زمانہ میں تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنا صرف احمدیوں کے ذمہ لگایا گیا ہے پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد و عورت اور بچہ کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے تاکہ ہم غلبۂ اسلام کا دن اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مسل نمبر ۲۰۶۴۷

میں عائشہ رشیدہ زوجہ ماسٹر حلیم احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن قلات ضلع قلات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۹-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ: عائشہ رشیدہ معرفت ماسٹر حلیم احمد صاحب گورنمنٹ ہائی سکول قلات۔

گواہ شد: ماسٹر حلیم احمد (خاوند موصیہ) گورنمنٹ ہائی سکول قلات۔

گواہ شد: عبدالرشید راشد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کوئٹہ

مسل نمبر ۲۰۶۴۸

میں شریفاں بیگم زوجہ چوہدری عبدالخالق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن چک ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۹-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچصد روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے

الامۃ: شریفاں بیگم

گواہ شد: مرزا نصیر احمد مربی سلسلہ احمدیہ چک ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال ضلع لائلپور

گواہ شد: محمد اسماعیل صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷۶ ر۔ب

مسل نمبر ۲۰۶۴۹

میں ریحانہ سیف زوجہ چوہدری سیف اللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۸-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند چھ ہزار (-/۶۰۰۰) روپے

(۲) زیور طلائی ۱۴ تولے مالیتی -/۲۱۰۰ روپے

(۳) رہائشی پلاٹ ۱۰۰ گز۔ (گلشن اقبال کراچی) مالیتی دس ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: ریحانہ سیف ۱۳/۴ الف جہانگیر اسٹیٹ نزد امام بارگاہ کراچی۔

گواہ شد: سیف اللہ خان ۱۳/۴ الف جہانگیر روڈ نزد امام بارگاہ کراچی نمبر ۵ وصیت نمبر ۱۰۲۰۵

گواہ شد: ناصر احمد ناصر ولد چوہدری محمد الدین صاحب عادل مرحوم نائب سیکرٹری وصایا مارٹن روڈ کراچی

مسل نمبر ۲۰۶۵۰

میں خاتو بی بی اہلیہ نذر محمد صاحب قوم قریشی پیشہ مزدوری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۵۳ء ساکن عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۷-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۲۵ روپے

(۲) ایک عدد بھینس جس کی موجودہ قیمت -/۸۰۰ روپے ہے اس میں میرا حصہ -/۲۰۰ روپے ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ: خاتو بی بی اہلیہ نذر محمد صاحب قریشی عنایت پور بھٹیاں ڈاکخانہ سلانوالی ضلع جھنگ

گواہ شد: نذر محمد سکنہ عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ

گواہ شد: ہمایوں۔ قوم قریشی ساکن عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۶۵۱

میں ماسٹر سعید احمد ولد چوہدری مولاداد صاحب قوم جٹ ورائچ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۶ سال بیعت یکم مارچ ۱۹۲۶ء ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱۲-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) زرعی اراضی چھ ایکڑ مالیتی -/۱۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان

اس وقت مجھے -/۹۳ روپے بطور پنشن آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے

العبد: چوہدری سعید احمد ولد مولاداد صاحب ساکن مانگا ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: محمود احمد ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: محمود احمد باجوہ معلم حلقہ چونڈہ

مسل نمبر ۲۰۶۵۲

میں کنیز فاطمہ زوجہ عبدالوہاب احمد شاہد صاحب قوم کھٹانہ (گوجر) پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۸۰۰ روپے (کل مہر -/۱۵۰۰ روپے جس میں سے -/۷۰۰ روپے بصورت زیور وصول شدہ ہے

(۲) زیور طلائی ۵½ تولے مالیت -/۸۵۰ روپے

(۳) مشین سلائی سنگر مالیت -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: کنیز فاطمہ زوجہ عبدالوہاب احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ اوکاڑہ (مسجد احمدیہ) ضلع ساہیوال

گواہ شد: عبدالوہاب احمد شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ متصل مسجد احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: دین محمد لالہ زار کالونی۔ اوکاڑہ ضلع ساہیوال

مسل نمبر ۲۰۶۵۳

میں فاطمہ بیگم زوجہ مولوی عبدالحق صاحب خادم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ یکصد (-/۱۰۰) روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: فاطمہ بیگم اہلیہ مولوی عبدالحق صاحب خادم بذریعہ ماسٹر عبدالرزاق مدرس میونسپل پرائمری سکول ڈی ۱ نیو میرپور آزاد کشمیر۔

گواہ شد: عبدالحق خادم (خاوند موصیہ) نیو میرپور آزاد کشمیر

گواہ شد: عبدالرزاق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ [illegible]

مسل نمبر ۲۰۶۵۴

میں رفعت آرا بنت چوہدری فیض عالم خان چنگوی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) طلائی زیور وزنی ۸ تولے مالیتی -/۱۳۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۹۷ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رفعت آرا ۸/۵۷۶ عزیز آباد کراچی نمبر ۳۸۔ کراچی

گواہ شد: فیض عالم خان چنگوی ۸/۵۷۶ عزیز آباد کراچی

گواہ شد: بشیر الدین عباسی وصیت نمبر ۱۵۷۱۹ ۶/۲۱ سی ایریا۔ لیاقت آباد۔ کراچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر انسان اس بات کا محتاج ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرے

اس کی محبت اور معرفت حاصل کرنے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ اسکی ہر بات کی حکمت کا علم ہو

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"اللہ تعالیٰ کی بعض باتوں کی حکمت انسانی سمجھ میں نہیں آتی مگر بہرحال جب ان باتوں کے فوائد ظاہر ہوں تو انسان حکمت معلوم کرنے کے جنون میں فائدہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ کہ تم نے کبھی کسی باپ کو نہیں دیکھا ہوگا جس کی اپنے بیٹے سے اس لئے محبت کم ہوگئی ہو کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کی تلی کہاں ہے اور اس کا معدہ کہاں ہے اور اس کا جگر کہاں ہے اور اس کے پھیپھڑے کہاں ہیں۔ ہزاروں لاکھوں زمیندار ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ انسان کا دل کہاں ہوتا ہے اور اس کا گردہ، جگر، معدہ اور پھیپھڑے کہاں ہوتے ہیں۔ ...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کیا کبھی تم نے دیکھا ہے کہ اس علم کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ کہہ دے کہ میں اس وقت تک اپنے بیٹے سے محبت نہیں کر سکتا جب تک اس کا پیٹ چاک کر کے یہ دیکھ نہ لوں کہ اس کا معدہ کہاں ہے اور جگر کہاں ہے اور تلی کہاں ہے۔ اور پھیپھڑے کہاں ہیں۔ پھر جب اپنے بیٹے کے متعلق انسان ایسی بحثوں میں نہیں پڑتا تو خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق وہ کیوں یہ خیال کرتا ہے کہ جب تک اس کی ذات کے متعلق میرا فلاں فلاں سوال حل نہ ہو جائے۔ اس وقت تک میرا دل اس سے محبت نہیں کر سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کی ضرورت ہے۔ اگر اس کے قرب کی راہیں انسان پر کھل جائیں۔ اگر عرفان اور محبت الٰہی کی ضرورت انسان پر واضح ہو جائے اور اگر یہ بات کھل جائے کہ ہر انسان اس بات کا محتاج ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے تو پھر انسان کو اس سے کیا کہ خدا تعالیٰ ازلی ابدی کیونکر ہو گیا۔ وہ غیر محدود کس طرح ہو گیا۔ اس نے نیستی سے ہستی کس طرح کر دیا۔ تم ان باتوں کو چھوڑ دو کہ ان کا محبت الٰہی سے کوئی تعلق نہیں اور کسی انسان کی یہ طاقت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا اندرونی اسرار کو معلوم کر سکے تو ہر بات کی حکمت سمجھنے کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ محبت کے لئے صرف اس قدر معرفت ضروری ہے کہ انسان کو وہ محاسن اور خوبیاں معلوم ہو جائیں جو اس کے محبوب کے اندر ہوں۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۱۳ فروری۔ مشرقی پاکستان میں پاک فوج کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل اے کے نیازی نے ایک اطالوی صحافی کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ جنگ کے دنوں میں ہمارا مغربی پاکستان سے مکمل طور پر رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ مزاحمت جاری رکھو کیونکہ امریکہ اور چین کی طرف سے مدد پہنچنے والی ہے۔ مگر یہ وعدے پورے نہ ہو سکے۔ ہمارے سامنے کامیابی کی کوئی صورت نہ تھی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا ان میں سے اکثریت لڑنے مرنے کے لئے تیار تھی۔ مگر میں ڈھاکہ اور دوسرے شہروں کی تباہی اور اپنی فوج کے قتل عام کے لئے تیار نہ تھا۔ میں نے مصلحت اسی میں سمجھی کہ ہتھیار ڈال دیئے جائیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کے ذہن میں یہ نہ تھا کہ امریکہ یا چین کی مداخلت سے تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی۔ آپ نے جواب میں کہا اگر امریکہ یا چین اس جنگ میں ہماری طرف سے مداخلت کرتے تو روس کبھی ان کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کرتا اور اس طرح جنگ عظیم کے چھڑنے کا کوئی امکان نہ تھا۔

ڈھاکہ ۱۳ فروری۔ ڈھاکہ کی بہاری بستیوں میں دو ہفتے کے بعد پھر خوراک کی فراہمی بحال ہو گئی ہے۔ بین الاقوامی ریڈ کراس نے ان بستیوں میں خوراک پہنچانا شروع کر دیا ہے

لندن ۱۳ فروری۔ ایک بیرونی خبر رساں ایجنسی کے بیان کے مطابق سقوط ڈھاکہ کے بعد اب تک کم و بیش دس لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جن میں بھاری اکثریت محب وطن بنگالیوں اور بہاری مسلمانوں کی ہے

لندن ۱۳ فروری۔ ایک برطانوی اخبار کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ مسز اندرا گاندھی نے صدر بھٹو کو برطانوی وزیر خارجہ کی وساطت سے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے غیر مشروط طور پر مذاکرات شروع کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض بڑی طاقتوں کے دباؤ کی وجہ سے مسز اندرا گاندھی کے رویہ میں قدرے تبدیلی ہوئی ہے ورنہ اس سے پہلے ان کا موقف یہ تھا پاکستان مذاکرات شروع کرنے سے پہلے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا اعلان کرے۔

لاہور ۱۳ فروری۔ صدر بھٹو نے آج انجنیئروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں جلد سے جلد ملک میں جمہوری نظام قائم کر کے ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہوں آپ نے کہا اس سال کے ختم ہونے سے بہت پہلے مارشل لاء اٹھا لیا جائے گا۔ اور قومی اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے گا۔ اس وقت ملک کو جن نازک مسائل کا سامنا ہے انہیں حل کرنے کے لئے ملک کے تمام طبقوں کو حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا حکومت جلد ہی بڑے پیمانے پر ایک ترقیاتی پروگرام شروع کرنے والی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ ملک کے انجنیئروں کو روزگار کے بہت سے مواقع میسر آجائیں گے اس وقت ہر شعبہ میں ملک کو بحران کا سامنا ہے اس لئے ملک ہڑتالوں اور گھیراؤ کا متحمل نہیں ہو سکتا آپ نے کہا واپڈا کے مستقبل کا فیصلہ قومی اسمبلی کرے گی تاہم اس کی خرابیوں کی چھان بین کرنے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جا سکتی ہے۔

ملکی دفاعی فنڈ

میں بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی

حکومت پاکستان کے دفاعی فنڈ میں بیرونی ممالک کی احمدی جماعتیں بھی حتی المقدور حصہ لے رہی ہیں۔ ان کی طرف سے اب تک جو رقوم پاکستان کے دفاع کے سلسلہ میں ان ممالک کے پاکستانی سفارت خانوں کی معرفت پیش کی جا چکی ہیں ان کی پہلی قسط درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ملک	وصولی
۱	گلاسکو	۳۵ £
۲	جرمنی فرانکفورٹ	۲۹۰ مارکس
۳	جرمنی ہمبرگ	۲۴۵ "
۴	ایران	۵۰،۰۰۰ لیرا
۵	سیرالیون	۲۰۰ پونڈ
۶	کینیڈا	۲۰۰۰ ڈالرز
۷	غانا	۱۰۰۰ [illegible]
۸	بو (مغربی افریقہ)	۹۵ £

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم جمیل لطیف سلمہ کے معدہ میں ۵ فروری کو اچانک شدید درد ہوا جو ساری رات رہا۔ ڈاکٹروں نے ایکسرے کے بعد آنت میں زخم تشخیص کیا ہے۔ فوری طور پر ۶ فروری کو اپریشن ہوا۔ اپریشن خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے کامیاب ہو گیا لیکن کمزوری بہت ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور تمام بزرگان سلسلہ سے عزیزم جمیل لطیف کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ فاضل لطیف

(ابن صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

لازمی چندہ جات کی جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں ناظر بیت المال